



ایک نظر میں

شہری پٹتہ جہا امپھلا
جموں کی

انکلی رپورٹ

۷ مارچ ۱۹۸۷ء کو پنڈت دادھا کرشن کو سکنہ بھگوتی نگر
 کے دولت گدے پر ایگزیکٹو کی بیٹھک منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت
 پنڈت جگن ناتھ بٹ نے فرمائی۔ بیٹھک میں ۲۲ لوگوں نے شرکت
 کی۔ اس بیٹھک میں پنڈت نیدھ کنھ کو ال خصوصی طور مدعو کئے
 گئے تھے۔ بیٹھک میں سب سے پہلے ایک سال کی تفصیلی
 رپورٹ پیش کی گئی اور اس رپورٹ کو کتابی شکل میں
 چھپوانے کی منظوری دے دی گئی اور طے پایا کہ اس رپورٹ کے آخر
 میں صدر سبھا کے علاوہ سالم ایگزیکٹو کے ممبران کے نام دئے جانے
 چاہئیں۔

اس کے بعد بگڑتے ہوئے حالات کی روشنی میں سبھا کو برادری
 کے حوالہ کرنے پر غور و خوض کیا گیا اور ۳ گھنٹوں کی مسلسل بحث کے
 بعد آخر میں صدر سبھا اور صدر بیٹھک پنڈت جگن ناتھ بٹ
 کی رہنمائی سامنے آئی۔

”سبھا کے لئے ہم کسی سے ساتھ سودا بازی نہیں
 کر سکتے۔ ہمارا منش ہے کہ برادری کی دیرینہ مانگ
 پوری ہو اور سبھا کا آئین نافذ ہو اور اسی آئین

کے سخت اگلے چناؤ محل میں لائے جائیں۔ اس وقت

معمولی کی حالت قائم رکھنا ضروری ہے۔

دوسرا فیصلہ جو متفقہ طور پر کیا گیا، وہ یہ تھا کہ برادری کو تینہیم سے قبل ہی ایک ہیفالٹ یا اشتہار کے ذریعہ سارے حالات سے آگاہ کر دیا جائے۔ لیکن یہ بات عملاً بن نہ پائی جس کے کئی وجوہات تھے۔

تیسرے فیصلے کے بموجب مقدمات کی پیروی کے لئے کمیٹی کی تشکیل کی گئی اور چوتھے فیصلے کے بموجب ممبران کو سبھا کی پراپرٹی کی نگرانی کرنے کی تلقین کی گئی۔

اسی دوران میں دیشو سندو میلن میں شرکت کی غرض سے وادی سے برادری کے کچھ ارکان جو جموں تشریف لائے تھے، نے سرٹور کو شیش کی کرشرپنڈ اپنی دوکان بند کر دی اور سبھا کو استوار لائینوں پر چلنے دیں۔ (لیکن شرپنڈ احمدقہ چلن پر ہی کاربند ہوتے رہے اور برادری کے کاز کو زک میں چلتے رہے) البتہ ان میں شری امر ناتھ گنجو کی کوششیں قابل ستائش رہیں۔

۳۴ مارچ کو پٹنٹ مدسودھن کاک ریٹائرڈ اینڈ وکیٹ غزل کے انتقال پر بلال برسبھا میں ایک ماتمی بیٹھک کا انعقاد ہوا، جس میں مرعوم کو شردھا خجلیاں پھینٹ کی گئیں اور اس کے بعد شری تسیلہ کھٹہ کو انے کوئی گھنٹہ بھر کے لئے دھانک پتکوں اور پوترست تھاؤں کی چھا کی پیرچاکی۔

ایکسا کی راہ پر

۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء کو کشمیری پیڈلٹ
برادری میں دربار آنے کے احتمال کے
پیش نظر کشمیری پیڈلٹ جاتی کے مندرجہ

ذیل اشخاص کی ایک سنگامی بیٹھاگ شری راج ناتھ بھان ممبر
ایڈیٹنگ کشمیری پیڈلٹ سبھا جموں کے دو لکھ گیسٹہ پر ہوئی جس میں
برادری میں آیتا لڑکے کئی مسائل پر فیور کیا گیا۔

سرو مشری جگن ناتھ بٹ۔ پروڈیٹ کشمیری پیڈلٹ بھا
جموں، مکھن لال اچہ۔ امر ناتھ گنجو۔ اوشکار ناتھ کانت
نہالہ کٹھ کول۔ اوتار کرشن مرزا راج ناتھ بھان۔
مکھن لال برہنہ ادبدری ناتھ بھان نے اس بیٹھاگ
کے ناظم کے فریقین سرانجام دئے۔

بیٹھاگ میں کئی باتوں پر اتفاق ہوا اور کچھ رد کی گئیں لیکن
ایک بات جو متفقہ طور پر طے پائی وہ یہ تھی کہ "نوریہ سیلبریشن کمیٹی"
کا قیام عمل میں لایا جائے جس کے سربراہ جسٹس بھٹ ہوں۔ چنانچہ
موقعہ پر ہی سنے پایا کہ ممبران کے علاوہ برادری کے دوسرے ارکان کو
دعوت دے کہ اس سیلبریشن کمیٹی میں شامل کر لیا جائے گا چنانچہ
نوریہ سیلبریشن کمیٹی اقامت عمل میں لایا گیا اور اس کے ساتھ ۲۵ اشخاص
کی فہرست منسلک کر دی گئی۔

اس بیٹھاگ میں یہ بھی طے پایا کہ اس نوریہ سیلبریشن کمیٹی کو نوریہ
ننگ ترقی اور درگشا ایشیائی پر ہونے کے کار یہ گرم خوش اسلوبیت
نیچھانے ہوں گے۔ اس بیٹھاگ میں یہ بھی طے پایا کہ دوسری دھار کا

سنتھاول کے سربراہوں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔

۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء کو شری راج ناتھ بھان کے مکان پر دوسری بیٹھک ہوئی جس میں نوریمہ سیلبریشن کمیٹی کے پیر وگرام کی ترتیب پر سوچ دیا گیا۔

۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء کو شری راج ناتھ بھان کے دولت کرے پر فہرست ممبران، پیر وگرام اور کاریمہ کرم سے متعلق اشتہار کو حتمی شکل دینے کے بعد دوسری بیٹھک کوئی، جگن ناتھ بٹ، مکھن لال، راج ناتھ بھان، امر ناتھ گنجو، پران ناتھ بھان، امکار ناتھ ساک اور بری ناتھ بھان، جسٹس جاتکی ناتھ بٹ کے پاس گئے یہاں انہوں نے پیر وگرام اور اشتہار پر اپنی رضا مندی کی چھاپ ڈال دی۔

۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء کو سی سی کارن شری

وکیل

الوپ کول، چاند کرشن، مدھن لال کول اور اوتار کرشن مرزا، شری راج ناتھ بھان کے دولت کرے پر ایک دوسرے سے مل کر چنانچہ معلوم ہوا کہ شری چاند کرشن بھدقتے کہ شری اوکار ناتھ ساک کو اس کمیٹی میں سرگز نہ گزرا بلکہ چلے۔ دیا در ہے کہ سر دوسری چاند کرشن اور انوپ کول جو برادری دشمنوں کی فہرست میں شامل ہیں، کو بھی سیلبریشن کمیٹی میں شامل کر لیا گیا تھا اس طرح اس کمیٹی کو پچھلے ڈیڑھ لاکھ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مخالفت و برادری میں دوز دوز تک چرچا ہوا اور اس کے نتیجے میں چند نوجوان بڑے بڑے جو بیشتر نگر بھوں کے بہنے والے تھے، یا وہاں والوں کے عزیز و اقارب تھے، رقابت کو جنم دے دیا۔ یہ نوجوان بظاہر ایک اور بھائی چارہ کے حامی نظر

آ رہے تھے لیکن بہ باطن کیلئے یہ اس مرتلہ پر سمجھنا کٹھن تھا۔ اسی ۳۰ مارچ کو شری بدری ناتھ بھان کے مکان پر ایک اور غیر رسمی بیٹھک ہوئی جس میں تمام حالات کا جائزہ لیا گیا اور طے پایا کہ فورم کی دوبارہ بیٹھک بلائی جائے گی جس میں وسیع پیمانہ پر غور کیا جائے گا۔ تاکہ ان سترہ کے منانے کو غیر یقینی حالات کا شکار نہ ہونے دیا جائے۔

۳۱ مارچ کو دن بھر کوئی ۵ بیٹھکیں ہوئیں اور تمام حالات کا از سر نو جائزہ لیا گیا اور طے پایا کہ پروگرام کے بموجب اشتہار چھپوا کر جاری کر دیا جائے گا۔ چونکہ ۵ اپریل کو روزنامہ سمر پور آ رہا ہے۔

مباحثات یکم اپریل کو ۳ بیٹھکیں ہوئیں اور اشتہار کا مکمل ڈھانچہ سامنے لایا گیا لیکن چونکہ شری چاند کرشن تر کی کی زبردست غلط روی کے کارن نو جوانوں کی پارٹی کے جس کے سربراہ شری جنیل بخشی تھے نے اپنے ہی ڈھنگ سے ان پروگراموں کو منانے کا پلان ترتیب دیا جو صرف آئینی ضابطوں کے برخلاف تھا۔ اس شخص نے اپنے چند اور ساتھیوں کی حمایت کے ساتھ اعلان کیا کہ "کچھ بھی ہو، ہم یہ تینوں پروگرام خود نبھائیں گے۔ بے شک سبھا دال اور نام نہاد پر بندھک والے ہمارا ساتھ دیں یا نہ دیں۔ اس طرح نو سپریشن کمیٹی کا ترتیب دیا ہوا اشتہار جو سپرڈریس کیا جانے والا تھا، ٹھپ سا ہوا۔ ان سر بھرت اور مشکیز نو جوانوں نے کشمیری پنڈت سبھا اور نام نہاد پر بندھک کمیٹی کے ساتھ ملکر پروگراموں کو انجام لانے کا ایک خود نوشتہ فارمولا پیش کیا۔ چنانچہ ہم لوگ جانتے ہی تھے کہ ایک لکے جھنڈے کے نیچے سارے پروگرام مکمل ہو رہے ہیں۔

جائیں۔ اسلئے ہم نے ایک سے زیادہ بار ان نوجوانوں کی من مانی پر غور کیا
کہ بظاہر ان نوجوانوں میں شوق سا پیدا ہوا تھا اور وہ ظاہر طور پر صدق
دل سے بھی نظر آ رہے تھے۔ لہذا ہم نے وقتی طور پر ان پر دست
شفقت رکھا اور فیصلہ کیا کہ وہ لوگ کس حد تک کامیابی سے ہمکنار
ہوتے ہیں اور کیا ان کے ارادے نیک ہیں کہ نہیں، یہ دیکھ لیا جائے۔

ممن مانی

کستور باٹرسٹ میں ۲ اپریل ۱۹۸۱ء کو ان
نوجوانوں نے ایک غیر رسمی میٹنگ میں شرکت کی

اس میٹنگ میں سرور شری اور مکار ناتھ کاک، کاشن لال اکیہ،
نید کٹھ گول اور بری ناتھ بھان موجود تھے۔ ان نوجوانوں نے ایک
نئے ہی پوسٹر کو انگہ بڑی میں پرتھیمیٹی اور کہا کہ چونکہ ہم نہاد پرندہ ہیک
کیٹی ٹائٹل زبردست نگر ٹوٹھ کے نامی بن گئے ہیں۔ لہذا ہم براؤن کو
برنامی سے سچی نے کے لئے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم ایک غیر جانبدار ناؤی کی
حیثیت میں مناسبتیں۔ یہ جاننے ہوئے بھی کہ اس نوجوان ٹولی کے چھ
افراد نام نہاد پرندہ ہیک کیٹی ٹی سے براہ راست وابستہ نہیں ہیں۔
پھر بھی اعتیاد کیا اور ان کو ویسا کرنے کی وقتی طور پر منظوری دیدی
(یاد رہے ان نوجوانوں نے پہلی میٹنگ میں ناتھ بٹ حصہ لیا تھا اور ان کی
ابتدائی ٹیگ کے نمبر ان سے ملے۔ مہار میں کشمیری پنڈت جھاپرا لہو
ہیاتے جھاپٹے یہ وعدہ نہ دیا کہ متذکرہ صدر تین پروگراموں کے بعد وہ
سبھا کے احاطہ میں کسی صورت میں بھی نہ دیکھے جاسکیں گے۔ کیونکہ ان کا
مقصود وہیں ناکس ہوگا)

لیکن مقام صدر افسوس ہے کہ ان نوجوانوں نے تلخ کلامی کی -

آپ سے باہر بھی گئے کہ جب شری کا کھن لال ایمہ شری اور کارنا تھا تاک
 اور بری ناتھ بھان نے اُن سے کہا کہ یہ آپ کوگ کیا کر رہے ہو۔
 پروگرام کو ترتیب دینے کے لئے پروگرام سب ٹیکنیسی کا قائم کیا جاتا
 ضروری ہے۔ پہلی تو ہم لوگوں نے اشتہار کو ترتیب دے کر دکھایا ہے۔
 پروگرام سے وضع کئے ہوئے ہیں۔ اور سب ٹیکنیسی صاحب نے اپنی
 منظوری بھی دیدی ہے۔ یہ جو کام آپ نے شروع سے مختلف طریقہ
 پر کر رہے ہو، وہ اچھا نہیں لگتا۔ اس پر وہ نوجوان نے ہر دستہ
 منتہی سے آئے۔

ان نوجوانوں نے پہلے کیا ترتیب دیا اور دوپہر
 دیکھا اور اسٹڈنٹ ڈگریز پوسٹلر کی کافی

لئے گروائی

رہو ہوں گے ساتھ تشکیل کی جو صحیح قابل مستعمل نہیں نہ تھا اور
 جس کو دیکھ کر امیدوں پر پانی پھر گیا اور جسٹس کھٹ بھی کہا تھا
 ناراض تھے اس لئے سر و سر تھے پوسٹر کے منظر نامہ پر آئے تھے
 برادری سے دلوں میں بالعموم اور شہینہ نیٹس بھان کے جہان کے
 دیوں میں بالخصوص اسٹوڈنٹس پر ایمونے تھے۔ اس وقت چونکہ امیدوں
 سے باہر کام ہوا یا تھا۔ لہذا اس کی تلافی کے لئے سب ٹیکنیسی کھٹ
 تھے اُن نوجوانوں کے چند ایک ناکندوں کو ہر اس کے شروع کرنا پڑا
 چنانچہ اس وقت پر سر و سر شری خٹرت لیکن ناتھ بھان، جی، ایل، ریشہ
 امر ناتھ گنجوا۔ ان کو، بری ناتھ بھان اور راج ناتھ بھان
 موجود تھے۔ نوجوانوں میں شری سٹیل، بخشی اور شری وائل حاضر ہو گئے
 تھے۔ شری بری ناتھ بھان نے جسٹس کھٹ کے سامنے

اپنا موقعیوں پیش کیا :-

دلی "۵۸" افراد پر مشتمل کمیٹی کو ۸۸ افراد پر مشتمل کمیٹی میں تبدیل کرنا۔ آپ نے حالانکہ اسے منظوری حاصل کرنا کیا دھوکہ دی کے مترادف نہیں ہے؟

رہا "۵۸" کے ساتھ جو پروگرام اور اشتہار طے پایا تھا، اُس کو ان نوجوانوں نے من مانی کر کے سرے سے ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس کے کیا مطلب ہیں؟

اس کے جواب میں جسٹس بھٹ نے جو جواب اپنے لئے بنا کر دیا، وہ اس رپورٹ میں درج نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ وہ بہت ہی ترش الفاظ پر مشتمل تھا۔ البتہ کشمیری ہڈتکھا کی رنگ کمیٹی میں اس کا چرچا کیا گیا ہے۔ جسٹس بھٹ نے مزید فرمایا "میں نے پہلے کے بعد دوسرے پوسٹر کو منظوری دیدی ہے۔ ویسے یہ غلط بیانی سے ہوا ہے یہ زندگی میں میری سب سے بڑی بھول تھی۔ بہر حال نوجوانوں کے انگریزی پوسٹر پر درست بحث و مباحثہ ہوا اور ان کی تلخ کلامی اور چالاک زبانی کو نظر انداز کر کے آخر کار برادری کے مفاد میں ہر دو طرفین کو صبر سے کام لینے اور پروگراموں کو خوش اسلوبی سے نبھانے کا پرہیز لینے کی تجویز ہوئی۔ حالانکہ ان نوجوان سر بھروں نے اُس روز یعنی ۱۷ اپریل تک (پروگراموں کو اشتہار سے جدا کرنے کے بعد) عوام کے سامنے اپنے کاروبار کو پیش نہ کیا اُن کی اُس رانداری نے کئی شکوک کو اور جنم دیا۔

سزائیں جسٹس بھٹ نے ان نوجوانوں کو اُن کے انداز

فکر اور طرزِ فکر پر زبردست سرزنش کی اور پھر سمجھایا یا سمجھایا۔
 اس کے بعد پنڈت جگن ناتھ بٹ اور جیٹس بھٹ کے تعلق میں
 کرنے پر ان لوگوں نے آئیں موبل کیشن ٹیگو کو مہمان خصوصی کے
 طور پر قبول کیا (چونکہ ہم لوگوں نے ان کے لئے اپنے اشتہار کے
 بموجب یہ پوزیشن مقرر کی تھی اور اس کا بدلہ آپسی ایک کو گوارا
 نہ ہوا تھا) اور اپنے پروگرام میں جیٹس بھٹ کے روبرو تبدیلی
 لائی۔ ان سر پھرے نو جوانوں نے کہتے: "مگر بیدار کی کہ جب انہوں
 نے یہ کہا کہ "سرو شری اور مکار ناتھ ماک"۔ "تھنی لال اکھیر۔
 اور بدی ناتھ بھان" اسٹیج پر آنے کے لئے متضاد اوصاف
 کے ہیں؟ جیٹس بھٹ نے اس کے جواب میں بڑا کہہ دیا کہ آپ
 سر ایک کو Controversial بتا رہے ہیں۔ یہ اچھا نہیں لگتا
 پنڈت جگن ناتھ بٹ لیکتا کے زبردست حامی ہیں۔ اور وہ ان
 پروگراموں کے لئے ہر ایک کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ اور
 آپ لوگوں کا نظریہ برتنا نہیں، پنڈت جگن ناتھ بٹ نے ان
 نو جوانوں سے کہا کہ آپ زیادہ سن۔ نی نہ کریں۔ ہم نے سہمہ گ
 رائے نہیں دینا ہے کہ آپ ڈکٹریٹ کر آئیں۔ آپ کسی بھول
 میں نہ رہیں۔ جنرل پاک کی نظروں میں آپ بھی دگ متضاد ہیں
 Controversial ہیں۔ اس کا آپ کو عام ہونا چاہیے
 آپ کئی لوگوں کی شہد یہ نکل آئے ہیں۔ آپ کے درپردہ کون تھا
 ہیں۔ یہ ہمیں معلوم ہے لیکن ہم پھر بھی آپ کی عرصہ افزائی
 اس لئے نہیں کرتے کہ آپ ہماری ہی پگڑی اُجھال لیں۔ چند

لجرات بعد شری سنبیل بخشی زبردست غصہ میں آگئے اور ان آپ
شناپ بولتے رہے لیکن مہمان اور حبشیں بھٹانے زبردست
ناراضگی کا اظہار کیا اور وہ نوگ منقاد زبردست ہوئے۔

ریاکاری

۳۰ اپریل کی صبح، سرو شری پران ناتھ۔
موہن لال اور چاند کرشن بدری ناتھ بھان
کے پاس یہ کہتے آگئے کہ شربہنی اندراکاندھ کل سیھا تر شریف
لاری ہیں اُن کا شایان شان استقبال کرنا ہے۔ شری بدری
ناتھ بھان نے خوشی کا اظہار کیا اور کہا ”سرے لئے کیا حکم
ہے“ تو چاند کرشن اور پران ناتھ بھان نے کہا ”آپ بھان کی
ہا نیب سے لغدی دیں“ تو بدری ناتھ بھان نے جواباً کہا
کہ ”آپ کے پاس ۶۰۰/۵۰۰ روپے بقول آپ کے موجود ہیں
آپ خرچ کر دیجئے اور جو بھی بقایا ہوتا رہے وہ سیھا کو ٹرانسفر
کر دیں اور میں کوشش کر کے ایگزیکٹو سے پاس کروادوں گا۔ سرد
سیھا کا میرے پاس کوئی خزانہ نہیں۔ شری موہن لال کول اور
موقعہ پر موجود سینڈٹ نیلہ کنڈھ کول اور مکھن لال رینہ نے
بدری ناتھ کی بات کی حمایت بھی کی اور تصدیق بھی۔ اس کے
بعد شری چاند کرشن کے اصرار پر شری بدری ناتھ بھان نے
اپنی جیب سے دس روپے نکال کر اُن کے ہاتھ
میں دے دیے۔ دس روپے کی کوئی رسید نہ دی گئی ہے۔ شری موہن لال
نے کہا کہ سیھا والے وزیراعظم سے رابطہ رکھے ہوئے تھے۔ اُن کا پروگرام
سیھا والوں نے پہلے حاصل کیا ہوا تھا۔ ۳۰ اپریل کی رات کو

مخالفین نے ایک انگریزی ہینڈ بل دیواروں پر چسپاں کیا اُس
 میں کشمیری ہینڈلٹ بھاکے نام سے جسٹس جے این بھٹ کی جانب
 سے برادری کو ۵ اپریل سے ۱۳ اپریل تک مختلف پروگراموں میں
 شرکت کی دعوت دی تھی۔ اس پوسٹر میں تمام پروگراموں کے
 غلط اوقات بتائے گئے تھے نیز ۱۳ اپریل کو سبھاکے بریڈ ٹاؤن
 کے چھانڈو کا چرچا کیا تھا اور نیچے ۱۱ افراد کے نام درج کئے تھے۔
 اس پوسٹر پر پریس کا نام درج نہ تھا۔ لہذا وہ چھوٹا اور مکاری
 کا محسوس تھا۔ جو مخالفین نے عوام کے سامنے رکھا۔

۵ اپریل کو اس پوسٹر کی صحت کے بارے میں شری بکھال
 دیمہ، شری بری ناندو بھان سے اُن کے گھر پر ملے اور پھر صبح
 کے کوئی اسی بجے جسٹس بھٹ سے ملے۔ جہاں ان دونوں
 نے اُس پوسٹر سے اپنا اعلانیہ بیان کی یہ حالانکہ پوسٹر سے پہلے
 ہی شری انوپ کوٹ وغیرہ جسٹس بھٹ کے پاس وہ پوسٹر لے کر
 پہنچ گئے تھے اور اپنی صفائی بیان کر گئے تھے۔ (لیکن دوسروں
 پر الزام ضرور دھر کر آگئے تھے) اس پوسٹر سے کھابلی کو کسی
 قدر جہم بلا۔ بسن ہم نے بے اعتنائی برصغیر کی اور پروگرام کی
 کامیابی کے متنبی رہے۔ اور نوجوانوں کا سمرقھن کرتے رہے۔
 ملک کی وزیراعظم بھی وزیر یہ کی مبارک، تقریب میں شریاک
 ہو رہی تھیں۔

اسی ۵ اپریل کو کشمیری ہینڈلٹ بھاکے
 صدر ہینڈلٹ جگن ناتھ بھٹ کو ہینڈل
غور گری

پر بٹھا کر سینڈال سے پیچھے اُترنے کو کہا گیا۔ جو صدر سجھانے بے رحمی سے قبول کیا۔ اور اگر وہ نہ مانتے اور بھگتا پیدا نہ ہوتا۔ تو سبھا کے ارکان کو زخموں کے اس و طیرہ پر حضور کوئی کاروائی کرنا پڑتی یہاں تک کہ سردگرم ٹھپ بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن شاہباش ہے سبھا کے ممبران کو جو انہوں نے صدر سجھا کے حکم پر چوں تک نہ کیا اور آخر تک صبر سے کام لیتے رہے۔

اس سے پہلے اُن زخموں اور نام نہاد پر بندھک کیٹی کے ارکان کے درمیان گھسان کی جنگ ہوئی۔ جو اس لال راہ اور اس کے عوارضوں کو مبتلہ طور پر زور کو بکایا گیا۔ شام لال در کو اپنے آپ کو سجھا کا جنرل اسمیک شری بیان کرنے پر مبتلہ طور پر ٹانگیں کاٹنے کی دھمکی دیدی گئی۔ اور بھگوان جانے پس پردہ کیا گیا ہوتا رہا۔

صدر سجھا کا ایمان نام نہاد پر بندھک کیٹی کے سر پھرے پیر و کاروں اور زخموں کی بارش کے سر پھرے ارکان کی ایک سوچی سمجھی چال تھی جو ہمارے سننے میں آگئی تھی۔ بہر حال اصلیت کیا تھی یا اس بد تمیزی کا منبع کہاں پر تھا، یہ بھگوان ہی جانتا ہے۔

۶۔ ایمیل راہ کو نام نہاد پر بندھک کیٹی کے نام نہاد ارکان خود یا کسی کی وساطت سے کٹھ پتلی پنڈت سجھا کے صدر پنڈت جگن ناتھ اور دوسرے ممبران کے گھروں کا طواف اسلئے کرتے رہے کہ اُن کو

ندامت

بخشا جائے اور سبھا کو اپنے ہاتھوں میں مضبوط سے رکھا جائے۔
 کیونکہ نوجوان ٹولے نے بڑی ہی بے ہودگیاں شروع کر دی ہیں۔
 اُن کا قافیہ تنگ کیا ہوا ہے۔ اور اُن کا مقابلہ سبھا ان کے
 پس کا نہیں۔ اسی دوران ان برادری دشمنوں سے یہ بھی
 پتہ چلا کہ نوجوان ٹولے نے سبھا پر ہیکرشن کو اپنا سینڈ بنا لیا۔
 پرتھوی ناتھ کو لے سکتے سبھا شنگر۔ شری انوپ کو لے، اشوک
 اور جہا پر لال سے بڑا سلوک کرنا شروع کر دیا تھا اور اسی
 کاسٹ وہ ان ڈھونڈ رہے تھے۔ یہیں اس بات کا بھی کسی حد تک
 علم ہوا تھا کہ نام نہاد پرند ہیکر کسٹی دو درختوں میں بیٹھ گئی تھی
 نام نہاد صدر اور اس کے دو باڈی گارڈ نوجوان ٹولے سے مل گئے
 تھے۔ جبکہ باقی ماندہ برادری دشمن سرگردان پھر رہے تھے۔ ان پر
 سہروسہ کرنا اپنی کم عقلی کی دلیل تھی۔ لہذا ان کے کسی فارمولا
 یا رائے یا گزارش پر دھیان نہ دیا جاسکا۔

(متذکرہ صدر پورے ۲۱ دن کے واقعات تھے جو ہم
 نے برادری سے گزارش کرنے مناسب سمجھے۔)

مورخہ ۸ اپریل ۱۹۸۱ء کی
 ایکٹیکٹیو کی تنہا سی بیٹھک، جو

سبھا کی بیٹھکیں

شری ندیری ناتھ بھان کے غریب خانہ پر منعقد کی گئی۔
 اس میں تین گھنٹے تک اگلی سچیلی باتوں پر زور دیا بحث ہوئی
 لیکن مثبت نتیجے نہیں لیکل سکے۔ البتہ ۳ باتوں پر اتفاق رائے
 پایا گیا اور فیصلہ کیا گیا۔

دلی کہ نوجوان گروپ میں زبردست خطرہ موجود ہے جبکہ نام نہاد پریندھک کمیٹی زیادہ خطرناک نہیں۔

(ب) نام نہاد پریندھک کمیٹی اپنے ختم ہونے کا برطانوی اعلان کرے تو کوئی مذاقیقہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سب جہاں کا اہم پریندھک کمیٹی کے کچھ غیر متضاد افراد کو اپنے ساتھ بلا سکے گی۔

(ج) صدر سبھا اور ممبران ایگزیکٹو کی نمائندگی کے مطابق سر و شری عمار راج کرشن جیلا۔ عمار راج کرشن کولی، چاند کرشن اور انوپ کمار کے ساتھ کوئی ڈائیلاگ نہیں ہونا چاہئے۔

(د) اپریل کے متضاد انگریزی پوسٹر کی تردید جسٹس بھٹ سے فوری طور پر کوئی جانی چاہئے اور اس تردیدی بیان کو ۵۰ روپے کے خوجہ کے اندر اندر شائع کر دانا چاہئے۔ چنانچہ اسی ۸ اپریل کی رات کو جسٹس بھٹ سے رجوع کیا گیا اور انہوں نے *Attention* کے عنوان سے انگریزی میں ایک تردیدی بیان جاری کر دیا۔ جسے سپر پریس کر کے تمام برادری کو ملاحظہ کے لئے بھیج دیا گیا۔

موجودہ اپریل کو پنڈت کاشی ناتھ کول کی صدارت میں سبھا ایگزیکٹو کی غیر معمولی بیٹھک برادری کے اہم رکن شری اوتار کرشن مرزا کے دولت سنگھ پر منعقد ہوئی جس میں ۶۰۰۰ افراد الحاظ پر مشتمل سابقہ بیٹھک کی کاروائی کی روایت کو دیکھ کر صدر بیٹھک بہت ہی خوش ہوئے اور تمام ایگزیکٹو کو مبارکباد دی۔ اس بیٹھک میں شری رگوپ کرشن ممبر ایگزیکٹو، عمار راج کرشن

کوئی خود ساختہ ڈاکٹر کا ایک شوشا نیا پیغام لے کر آئے۔ کہ ۱۵
ایریل کو نام نہاد پیر بندھاک کمیٹی والے سمجھا کے مال میں کنونشن
بدا تمینے اور اس روز سمجھا والے اپنے دفتر کھول دیں۔ تاکہ
نام نہاد پیر بندھاک کمیٹی والے نوجوان ٹولے سے حساب کتاب
حاصل کر سکیں۔ بعد میں آپن پیش ہو گا اور سمجھا کے مستقبل کو
سنوارنے کا پروگرام بنایا جائے گا۔

کتنی بے ہودہ بات تھی کہ یہی ہمارا عکسشن سر و شری
مکھن لال رینہ اور بدری ناتھ بھان کو شام کے پرہم بجے
موتی بازار میں دیکھ گئے تھے۔ اُس وقت ایسا کوئی
پروگرام نہ بتایا اور ۵ بجے ریشام چنگی (راٹری) پر شری
روپ کرشن کے ذریعہ شوشا ارسال کیا۔

(برادری کے مشترکہ ارکان غالباً سمجھ گئے ہوں گے، کہ
کشیری پنڈت سمجھا کن کن مراحل سے گزر رہی ہے اور وہ کن
ذرائع کو بروئے کار لا کر اب تک زندہ ہے)

اس بلچٹک میں جو بھی باتیں سننے کو ملیں۔ جی
چاہتا ہے خون کے آنسو روئیں۔ وہ سچائی،

مقامِ ماتم

وہ عفا کی وہ دھرم وہ سنسکرتی وہ آچار اور وہار وہ پرمیرا
وہ دھار مک سٹھانوں کا تقدس وہ گنگا جہنی علاب کہاں گئے،
یہ معلوم نہیں۔ اب تو سارے کام اُٹھنے پونے لگے تھے ہیں۔ اب
دھار مک سٹھانوں کو خرمستیوں کا اکھاڑہ سمجھا جاتا ہے۔ بزرگوں
کی بے عزتی دھرم مانا جاتا ہے۔ سنسکرتی کو فوت سمجھا جاتا ہے۔

آچار اور دو چار اب فنا ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گنگا جمنی میں بہاؤ
 لایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نوجوان لڑکوں کے ذریعے کئی بار معلوم
 ہو گیا کہ شری راجا ندر کشن ندر کے اپنے جہاں شری برادری سے تعلق رکھنے
 والے چند ساتھیوں کے ہمراہ اکثر و بیشتر شرابی کر سبھا کے
 احاطہ میں داخل ہوتے ہیں اور کچھ خرمستیاں دکھلا کر چلے جاتے
 ہیں۔ یہیں تو یہ سبکدوشی ہو جاتی ہے اور غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں
 اور اپنی سزا کا یہ ساتھ میں تازیت یاد رہے گا۔ جو یہیں
 ایک سے زیادہ آدمیوں کے ذریعے معلوم ہوا۔

خلاف توقع

اسی۔ اور اپریل کی بیٹھک میں دوران کا رانی
 کوئی رات کے ۸ بجے شری راجا جتو بھان

کی تلاش میں نوجوان پارٹی کے افراد اور ان کے ہمراہ شری
 سنیل بخشی، شری اوتار کرشن مرزا کے مکان پر گئے۔ جہاں
 انگریزوں کی میٹنگ میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ صدر میٹنگ نے جتو
 استقلال رکھنے کی تلقین کی اور اپنی بیٹھک کا سینہ دوڑا کر
 اس کے بعد شری سنیل بخشی، شری راجا جتو بھان کے خرم
 بیٹھے اور اپنا معاملہ شروع کیا۔ اور اس معاملہ کے جواب میں صدر
 بیٹھک نے ان سے کہا۔ تم جاتی کا جاتی کے بہت میں سے ہو
 اکثر سر و کلیان کے لئے رچایا جاتا ہے۔ یہ کسی فرقہ یا گروپ کے نہیں
 کرتا۔ اس لئے ہم ضرور سہیوگ دیں گے۔

حُسنِ ظن

شری راجا جتو بھان نے شری سنیل بخشی سے
 ہون کے لئے۔ مگر اس کے انتظامات کے بارے

میں دریافت کرنا چاہتا تو انہوں نے جواب دیا کہ انتظام ہو چکا ہے۔
 اس کے بعد شری سنبھل بخشی نے عاجزی سے کہا "آپ لوگ جانتے ہیں
 کہ ہم دھارہ مک معاملوں کو نبھانے میں کوئی واقفیت اور حیثیت
 نہیں رکھتے۔ یہیں آپ لوگوں کے آشیرداد کی ضرورت ہے۔" اپنے
 بیان کو جاری رکھتے ہوئے شری سنبھل بخشی نے کہا "ہمیں بہت خوشی
 چھٹی ہے، یہ دیکھ کر کہ "کشہری پنڈت سبھا کی ایکڑ بیگنڈول کھدوکر
 بیڑوری کے بہت میں بخت کر کے مناسب فیصلے کرتی ہے۔ آپ لوگوں
 کو انوشاسن میں دیکھ کر دل بہت ہی خوش ہوا ہے۔ یہیں آپ لوگوں
 کی حمایت کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے پروگرام میں کامیاب ہو سکیں۔ ہم
 دو سبے دھڑے میں ایسا وادتا ورن اور ربط و ضبط نہیں دیکھتے
 ان میں شری چاند کرشن اور منشی حالت میں ہونا ہے۔ ہم اس کو
 کیوں برداشت کرتے ہیں وہ ہم ہون کے بعد آپ لوگوں کو بتل سکتے۔"
 اس کے بعد شری لال رینہ ممبئی لکھنؤ
غلط بیانی کشہری پنڈت سبھا نے شری سنبھل بخشی سے
 دریافت کیا کہ انگریزی میں لکھے ہوئے پوسٹر جو جسٹس بھٹا کے
 نام سے جاری کیا گیا ہے، کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟
 تو بخشی جی نے جواب دیا کہ "اول تو اس پوسٹر میں کوئی بات غلط
 نہیں ہے۔ اس میں سبھا کی طرف سے پروگراموں کا پروپیگنڈا صحیح
 تھا۔ لوگ اس پوسٹر سے پنڈت برادری کے پروگراموں سے ناخوشی
 ہوئے ہوں گے اور متفق نہیں۔ اس کے پس بیان کو سرور شری
 نیل گنٹھ کول اور بدی نائت بھان سے یکسر رد کر دیا۔ اور کہا۔

آپ نے غالباً اس پوسٹر کو سنجی نہیں پڑھا ہوگا۔ اس میں پروگراموں کے غلط اوقات درج کئے گئے ہیں۔ اور ۱۲ اپریل کو سدری بخش کے چناؤ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ یہ سن کر سدری سنیل بخشی نے مصافی مانگ لی اور اسی اشارہ میں جیسٹس بھٹ کا اس پوسٹر کی نسبت جاری کیا ہوا تردیدی بیان سنیل بخشی جی کو دیا گیا۔ اس کا مطالبہ کرنے کے بعد سنیل بخشی نے رائے دی کہ اس کو دوبارہ پر نہ لگایا جائے اور نہ تقسیم کیا جائے۔ اس سے ملالشی کو قسم لے کر اس رائے کو چھپے کون سی حرکت پر مشیدہ تھی۔ یہ ہم کو معلوم نہ تھا (البتہ اس کا راز ۱۲ اپریل کو رات کے دس بجے کھل ہی گیا۔ جس کا ذکر اگلی سطور میں کہیں پڑے ہوگا) سدری جونی لال سنگھ اور بھٹ لال جی رینہ نے موقع پر کہہ دیا کہ موجود کا بیانیہ ہم تقسیم نہ کریں گے۔ لیکن جو کامیاں پہلے ہی ماہر تھی ہوئی ہیں۔ ان کو دسیں لانا کوٹن مرحلہ ہوگا جو آسانی سے طے نہ کیا جاسکے گا۔ سدری موہن لعل کول نے موقع پر رائے دی۔ "چلتے ان پوسٹروں کو آج جاری نہ کریں۔ کل تو جاری کرنا ہی ہوگا۔ ان کا دل رکھنا ہمارا فرض بنتا ہے، لیکن یہ سونا تو لینگے کہ پستیل یہ دیکھنا ہوگا۔"

فریب

اس کے بعد سدری سنیل بخشی کے دوسرے دو ساتھیوں نے کیا "کہ ہم دل سے آپ لوگوں کی طرح چاہتے ہیں کہ آئین برادری کی منظوری پاس ہو اور نئے نئے بات ہوں۔ ہم نے سوچا ہے کہ آئین کو ہم ۱۲ اپریل کو ہی جمع برادری سے پیش کرنا ہوگا۔ لیکن نا تو بھٹ کے آشکار واد سے منظور کر دینا ہے اور

چونکہ برادی کی کمی برگزیدہ مسیحیوں نے پہلے ہی اس آئین کو تسلیم کر کے اپنی جھاب سے لورازا ہے تو اس کے لاگو کرنے میں جتنا اڑچن نہیں آئی چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مسیحی اوتار کشن مرزا سے آئین کی ایک کاپی حاصل کی اور اس کو سن دینے میں جہد کئے۔

ایک اور شری

معتز ناظرین آپ لوگوں نے گذشتہ حالات سے آگاہ ہیں یا فی ہونگی۔ ۱۱ اپریل ۱۸۵۷ء کو کیا ہوتا ہے وہ آپ لوگوں کی اطلاع کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ اس روز شام کے کوئی ۷ بجے سروشری نیل کنگھ کول اور پیران ناتھ ششو جنرل سیکرٹری کشمیری پبلک سروس شری مکتی لال رینہ اور بدری ناتھ بھان سے ریمہ صاحب کے مکان پر ملے جہاں شری نیل کنگھ کول نے ان سے سبھا پر مشتمل آئے کا سبب دریافت کرنا چاہا۔ سبھا پر ۱۱ اپریل کو حاضر نہ آنے کا سبب بیان کرنے کے بعد ان دونوں اصحاب نے ۱۲ اپریل کی صبح کو حاضر آنے کا یقین دلایا۔ تھوڑی دیر بعد شری نیل کنگھ کول نے ان سے کہا۔ ”کل ۱۲ اپریل کو یقیناً چون پر حاضر آئی ہوئی جفتا کے روبرو شری نیل بخشی آئین سبھا کی منظوری کی اپیل کریں گے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے صدر سبھا انڈت ہیکن ناتھ بٹشی برادری کے نام اپیل ساتھ ہوئی چاہئے۔ چنانچہ شری بدری ناتھ بھان نے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ ”کہ ہم صبح دس بجے سبھا کے صدر کی دستخط شدہ اپیل لے کر آئیں گے۔ اور شری نیل بخشی اور

اُس کے ساتھیوں کا اطمینان کر رہی تھی کہ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ
برادری کی غلامی کا احترام کرتے ہوئے آئین کو پاس کر رہی
اور پھر حیدر ازلہ سبھا کی نئی باڈی کا نیا چٹاؤ عملی میں لائیں۔
۱۲ اپریل کی صبح کو سرو مشری بکھن لال ریشہ اور بری ناٹھ
جہاں۔ نیڈرٹ بکھن ناٹھ بٹا سے دستخط شدہ مستدرکہ صدر اپیل
حاصل کرنے میں کامیاب ہو کر حسب وعدہ سبھا پر پورے دس بجے
پہنچے۔ اتنے میں مشری پران ناٹھ ششستر نشر لایا تھے اور انہوں
نے کہا "کل رات کو میں اور نیڈرٹ ہمارے گھنٹہ گول سبھا پر رات
کے کوئی ۱۱ بجے تک رہے۔ مشری سینٹرل ججس نے کہا ہے کہ "آئین
ایک مریض کی صورت ہے اسلئے یہ آئین ۱۲ اپریل کو پاس نہ
ہو سکے گا، نہ ہم اس کے پاس کرنے کی اپیل کر سکیں گے چنانچہ
اس طرح وہ اپیلی پیش نہیں ہونے سے رہ گئی۔
صدر سبھا نے جو اپیل تحریر کی تھی اُس کا مضمون
اس طرح تھا۔

اپیل میں جگن ناتھ پر بیڑہ نفاذ کشمیری پٹریٹ بھا
 جموں درخواست کرتا ہوں کہ برادری اپنی دہلیہ
 خواہش کے پیش نظر سبھا کی جانب سے جاری کردہ نفاذ تکمیل
 شدہ آئین اپنے اور سبھا کے مفاد میں پاس کر کے جلد از جلد
 نئے چناؤ کی تاریخ کا اعلان کروادیں اور یہ چناؤ اندر تین
 ہفتے ہونے یقینی بنائے جائیں تاکہ نئی منتخب شدہ باڈی بھا
 کا کام کاج سنبھال لے۔
 تحریک الصوبہ ایپیل ۱۹۸۱ء

در حفظ و استخراج الحروف الیه

صدر کشمیری پنڈت سچا بھون

(یا در ہے کہ اس سے پہلے بھی صدر سبھا اور سب سے روز ایک
ایسی ہی اپیل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن نوجوان لوگ اس کے حق میں
نہ ہوئے۔ اس اپیل کا مضمون بھی ناظرین کے ملاحظہ کے لئے درج
کیا جاتا ہے۔

اپیل :- کشمیری پنڈت برادری کے نام اپیل۔

آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں کافی عرصہ سے کشمیری پنڈت
سبھا کے نظام سے وابستہ چلا آ رہا ہوں۔ میں یہ توقع سے
کہہ سکتا ہوں کہ ہماری عظیم برادری میں یہ احساس بڑی طرح
پایا جاتا ہے کہ بغیر ایک صحت مند آئین کے سبھا کے کام کاج
اچھے ڈھنگ سے نہیں چل رہے ہیں۔ اس لئے میری دلی تمنا ہے
کہ عرصہ سے ترتیب دیا ہوا آئین جو آپ لوگوں کی خدمت میں پہلے
ہی پیش کیا جا چکا ہے، کو لاگو کر کے فقط جمہوری ڈھنگ
سے الیکشن کروا کر مجھے اس دیرینہ ذمہ داری سے فارغ کریں
کی وجوہات یہ ہیں کہ جن کی بنا پر کشمیری پنڈت سبھا جموں
کا نظام جمہوری طریقوں سے ضمیمہ ہاتھوں میں دینا ضروری
بن چکا ہے اور میں ایسے عمل کا خواہشمند ہوں۔

تحریر ہر اپریل ۱۹۵۷ء
دستخط بحروف انگریزی

ہر چہ

جنرل سیکرٹری سبھا شری پران ناتھ ششورہ

انکشاف کیا کہ فوجیوں کو اپنے وعدوں سے

ہر قسم پر پھرتے ہیں اور وہ ہر چند گھنٹوں کے بعد اپنی زبان بدل دیتے ہیں اور اس کے علاوہ اپنا سٹیڈ بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ان پر بھروسہ کرنا غلط ہوگا۔

کوئی پونے ۱۲ بجے شری نیل کٹھ کو لے گیا اور شری نیل کے آگے اُن سے بددی ناتھ بھان اور مکھن لال رینہ کی بات ہوئی اور پھر میں کو لے گیا جب سے کہا گیا کہ راکے صدق دل نہیں اُن کو آئیے اعتماد میں لے لیا تھا اور ہم نے اُن کو سمجھو گئے تھے کہ ہم سبھا شری تھا۔ ہم نے اُن کی فرسٹیوں کو لیکر نہیں لیا تھا۔ وہ شخص اپنے عظیم کارنامہ کو پانی کے بغیر ہلاک کر رہے ہیں۔ اور دھنا ہے ہیں۔ وہ اپنے مستقبل کو خود کشی بنا رہے ہیں۔ یہ سبھا شری ہے اس کے بعد بددی ناتھ اور مکھن لال ادا لہ سبھا شری کو چلے آئے اور سیدھے صدر سبھا پنڈت جگن ناتھ بٹا کے پاس پہنچا۔ گزارش کرنے لگے۔ کوئی ڈیڑھ بجے قریب جب یہ لوگ صدر سبھا کے دولٹ کے پر پہنچے تو کوئی اسیٹ بعد پنڈت نیل کٹھ کو ل بھی فلیٹ (مبارکشاہ شہر) کے صفوں میں سر جھکانے دیا اور آئے۔

مشورہ

شری نے کہہ دیا کہ کوئی نے بعد میں کہا کہ جب تک کسی شخص کی حرکات اندر حدود میں آئی، ٹھیک ہوگا اور جب وہ حدود سے باہر نکل آئے کی کوشش کر رہے تھے

تو اس کو روک دینا انسانی فریضہ ہے۔ اسی طرح شری سنبھل کر
 اسے ساتھ سلوک کیا جانا مطلوب ہوگا۔ وہ نوجوان، مجھے بھی لگتا
 ہے، واقعی اپنے اصول سے پھر رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ آئین
 پاس کرنے کے بجائے سمجھا کے صدر کا الیکشن کریں اور آئین
 تو اس طرح ردی قرار دیں۔

اصل موضوع

اس کے جواب میں پندرہ جگہ ناقص
 بٹھائے فرمایا "تم برادری کے ساتھ
 کھیلو رہیں کہہ سکتے۔ سمجھا کا کافی سرمایہ خرچ کیا جا چکا ہے۔
 اچھے لوگوں کی تیاری اور اجراء پیدا کر کے مقدمہ بازی کرے اسکے
 بعد صدر سمجھانے فرمایا "پھر ہم برادری کو آئین کے بغیر الیکشن
 کی حمایت کرنے کا کون سا جواز پیش کر سکیں گے۔ اس اقدام کے ساری
 برادری کو ناراض کرنے کی ہم میں جرأت نہیں۔ نوجوان سرگرم
 کی غلط قدم کو ہم کسی بھی قیمت پر اٹھنے نہ دینگے چاہے عدالت
 کا روبرو بھی ہوں۔ لیکن پڑے۔ آئین پاس ہونے کے بعد نئی منتخب
 شدہ آئین باڈی کو سمجھا کا عیاں سمجھا لیا ہوگا اور کسی نااہل
 برکات نہ سماج دشمن۔ امن دشمن یا کسی شریک یا غلط باغیوں
 میں سمجھا کو ہرگز ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔ یہ سب کو سمجھنا ہوگا۔

گزارشیں :- آخر میں شری نیل کنھد کو لے کر گزرا

کی گئی کہ "آپ نیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہذا ہم سب
 اسٹڈنٹ نوجوانوں تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائیں۔"

اُس کے بعد شری نیلہ کنٹھ کول کی سنبیل بخشی سے کیا گفتگو ہوئی
وہ رات گئے تک معلوم نہ ہو سکی۔

البتہ جو رپورٹ ہمیں حاصل ہو گئی تھی، اُس کا لپ
لباب کچھ یوں تھا۔

ہون بنام ڈھونگ

۱۴ اپریل کو صبح ہر دگر
شری راجناتھ بھان

لپٹے لئے تجویز کردہ سہ ہزار میں دوران ہون مقرر
تھے جبکہ شری ہون لال کول حاضرین کے ہاتھ چمکانے لگے تھے۔ ہر دگر
نیلہ کنٹھ کول اور کاشی ناتھ کول ایک طرف تھو گئے تھے۔ وہ کیا
باتیں کر رہے تھے یہ کون جانے، انہوں نے شری راجناتھ بھان
کو جو کسی کارن ہون منڈپ سے باہر آ گئے تھے اپنے قریب
بلالیا اور پنڈت نیلہ کنٹھ کول؟ نا سے مخاطب ہوئے، یہ نوجوان
سر پہرے کوئی چٹاؤ کا عمل کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں اور یہ
صدر سچھا کا انتہا یہ کہنے کی سوچ میں آیا۔ جیسا کہ ہم کو معلوم
ہوا تھا۔ شری راجناتھ بھان نے جواباً کہا: ”چٹاؤ کی کیا چٹاؤ اور
کیسا چٹاؤ؟ اور وہ تھوڑی دیر کے لئے سوچتے رہے اور ایسا لگتا
تھا کہ وہ باغی کو حال سے بلا کر مستقبل پر نظر میں جھرا رہے ہوں۔
پھر وہ عجیب اُن کو معلوم ہوا۔ کہ نوجوان ٹوٹے سے جیسٹس جیے بن
بٹ کو چٹاؤ کر دینے کی گھوٹنہ کے لئے آمادہ کیا ہوا ہے تو انہوں
نے بھان صاحب کہا: ”اگر جیسٹس بھٹ نے وہ غلط طریقہ کار
اپنانے کو ترجیح دی تو برادری کے سبھی ارکان تمام سر وال

اور یکشی نگر میں اُن کا ہولناک درجہ تک قافیہ تنگ کرنے لگے۔
 نہیں کرینگے " غالباً ان الفاظ کو سننے کے بعد ہی تبسٹس نے ابن بیٹ
 نے روانگی ڈال دی۔

وارننگ

اندریں حالات کے آدھار پر شتم کو جب پورٹ
 آہوئی کی آخری تقریب ختم ہو گئی اور سنیل بخشی
 مائیک پر تعریفیں اور نعرے لگے تھے تو کچھ لوگوں نے اُس متضاد
 تقریب کو ان اپ تشابہ سے تعبیر کیا۔ کچھ لوگ لگاؤ تھا، تنگ ہی
 آچکے تھے، درمیان میں کسی عورت ذات نے بخشی ہی سے
 ایک سے زیادہ بار کہا "کہ اب بکواس بند کرو۔ بہت ہو گئی،
 تمہاری تقریر۔"

۵. خرافات سے کان پکھنے لگے ہیں

خدا کے لئے بند کر دو دھماکہ

یہ بھی سننے میں آیا کہ شہری سنیل بخشی کے حالات کو اپنے
 خلاف بھانپ کر اپنی تقریر کا موضوع بدل دیا۔ اسی دوران
 مفتی نے اپنی سازش کو راز سر پر تم رکھنے کے باوجود
 کچھ اس طرح سے نقاب کیا کہ اُن کا تمام معاملہ
 غراب ہو گیا۔ انہوں نے دوسروں کی آنکھوں میں ریت ڈالنے
 کے مترادف غیر واجب طریقہ اپنا کر آئین کو حسب و نسب
 یا اس کے ماننے کی بات کو پس پشت ڈال کر اپنے حق میں بیابار
 رائے عامہ منظم کرنے کی سبیل نکال کر ایک غیر آئینی، اور
 برادری دشمن قدم اٹھا کر برادری کو جو جموں کے طول و

سکونت پذیر ہے، مطلع کے بغیر کشمیری پنڈت سمجھا کہ وہ کہا
 زبانی دو طے سے انتخاب کرنے کا اعلان کرنا ہی پایا تھا کہ
 ان کا سارا راز طلعت انعام ہوا اور وہ عدد درجہ ناکامی کا منہ
 دیکھ کر اپنے اور اپنے آقاؤں کو اندر ہی اندر سے کوسنے ہوئے
 دکھائی دیتے رہے۔

میں یہ بھی معلوم ہوا کہ شری سنیل بخشی نے شری جی
 بھٹ کو کام چلایا دیکھے طور پر سمجھا کہ نظام اپنے ہاتھوں میں رہنے
 کا پلان بنایا تھا۔ لیکن وہ بات سرے نہ چڑھی۔

میں یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ شری سنیل بخشی نے بے
 الفاظ میں جتنے طور پر کسی شخص سے کہا تھا کہ جیسے بھٹ
 نے زبانی دو طے سے چناؤ کرنے کی منظوری دیدی ہے۔

(لیکن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے بھٹ نے ویسا غر
 آئینی قدم اٹھانے سے منہ ہی کی تھی۔ اصلیت کیا ہے، وہ گلان
 ہی بہتر جانتا ہوگا) جب یہ بات شری کاشی ناتھ کو لے کر درکار

کشمیری پنڈت سمجھا جوں نے بھی سن لی تو وہ آگ بگولا
 ہوا اٹھے اور تمام نوجوان خرمستوں کو لے کر کہہ دیا: "آپ
 لوگ وہ بات کر رہے ہو جو برادری کو ذبح کرنے کے برابر ہے۔ آپ

وہ اس گھات کے حامی نظر آ رہے ہو۔ آپ اپنی جوانی اور عیال
 کو اپنے گھر کے طاقے پر رکھ دو۔ ورنہ ہم سے برا بھلا نہ ہوگا۔ آپ

لوگ فراڈ اور کرپراڈ ہو۔ کسی نا اہل کی شہ پر کاسکت ہو رہے
 ہو۔ ہم وہ کام ہرگز نہیں کرنے دینگے جو غیر آئینی ہوگا۔ اس انا

میں کشمیری پٹریا سجھا سے وابستہ کسی لوگ ایک طرف جمع ہو گئے اور یقین ہو رہا تھا کہ کچھ نہ ہونے والا ہے۔ چاہے نقص امن ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ لوگ نہایت ہی صبر آزمایا حال میں نوجوانوں کی حرکتوں کا مناظرہ کرتے رہے۔

پہلیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شری موہن لال کوئی نے ان شری پسندوں اور غلط عنصر کو غلط طریقہ کار اپنانے کے خلاف نہ برداشت و انتہائی۔ اس طرح ان شری پسندوں کا دھرم کرم کا ڈھونگ رچا نا کھل کر سامنے آ گیا۔

کراہ کے لوگ۔ ان نوجوانوں نے سجھا کے نام پر کوئی دس ہزار روپے اکٹھا کر کے سجھا والوں کو ہی آنکھیں دکھانا شروع کیں ان کی نا عاقبت اندیشی ہی ان کے خاتمہ کی ضمانت ہے۔

انظرین نہیں مسترز رائے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگ لوگ سب سے تورات یہ کہتی ہوئی سنی تھیں کہ لونڈوں نے تمام مزا کر کر دیا۔ ان میں نہ سچو چوہے اور نہ بچہ نہ جانے کہاں سے آٹھ کر برادری کو شاہ کمرے کے درپے ہوتے ہیں۔ ایک پوٹر کارہ کرم کو سازش میں بدلا بدلا جا رہا ہے۔ ان مستورات میں شری مہتی گوری شوری داس پیش پیش تھیں۔

پہلیں یہ بھی معلوم ہوا کہ بولشی بیہیم ناگوشا ستری جی نے

کہا "تھون کر تو لیا، مگر آئندہ حاصل نہ ہو سکا کہ جس کا میں
مشلاشی تھا۔ انہوں نے رنگ ڈھنگ دیکھ کر ہی یورن آسمانی
کے بعد کھانا نہ کھایا بلکہ کشمش کے ایک دانہ کو ہی قبول
کر کے تسلی یافتہ ہوئے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق یہ بھی معلوم ہوا کہ سینڈز
شیمپھو ناٹھ بابو گوردھی کو بھی کہتے ہوئے سنا گیا کہ "تھون
رہانے کے کاریہ کم کو صبح روپ دینے کا کام فقط جگن ناٹھ
بٹ کا ہی حقد ہے۔ لیکن آج ہم پر ہر طرف سے دشمنی کے
بادل منڈلاتے نظر آ رہے ہیں۔ بھگوان جانے کیا ہوگا؟"

ایک اور اطلاع یہ بھی ہے کہ نوجوان لڑکے مانی اہلاد
یا چندہ حاصل کرنے کے لئے ٹھاکر بلدو سنگھ ایم ایل اے
سے رجوع کرنے گئے۔ لیکن انہوں نے نوجوانوں سے کہا،
"کہ ہم آپ لوگوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ بیشک آپ کہتے ہیں
کہ سینڈز جگن ناٹھ بٹ کشمیری سینڈز سمجھا کے صدر نے
ہم کو بھیجا ہے۔ ہم ان کو بخوبی جانتے ہیں۔ آپ کسی بزرگ
کو ساتھ لاکر ہماری تسلی کر آئیں۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے
کہ شریہندوں نے سمجھا میں اپنا کاریہ کرم چلا کر شروع کر دیا
ہے جس کو کوئی ہندو پسند نہیں کرتا۔"

ایسی بھی کئی اطلاعات ہیں کہ ۵ اپریل کو جاری کیا ہوا
سمجھا کے نام سے انگریزی سینڈز بلی بھی انہی نوجوانوں کا کارنامہ
تھا۔ کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ وہ پورسٹر بالکل صحیح تھا۔

وہ بلکہ ہمارے ہی پروگرام کا عکاس تھا۔ حالانکہ وہ پوسٹر بالکل غلط اور شرانگیز تھا۔ اس پوسٹر کی زبردست الفاظ میں جناب جسٹس بھٹانے تردید بھی جاری کی تھی۔ جس کو دیکھ کر وہ نوجوان انگشت بردن رہے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ بیلک کے نوٹس میں نہ لائے جائیں۔ تاکہ ان کی پس پردہ چالاکیاں راستے میں ہی دم نہ توڑیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان نوجوانوں کو اور کتنی دیر تک آزمانا ہو گا۔ کیونکہ وہ لگ بھگ سبھی امتیازوں میں ہماری اُمیدوں کے برابر پورے نہیں اُترے۔ ہم نے ان کو پنڈت نیلے تنوے کو لے کر ذریعہ پیغام بھیجا ہے کہ آئران اور خرچ کی تفصیلات عوام تک پہنچا دیں۔

سنگمرش سستی کا جنم

۱۵ اپریل ۱۹۸۱ء کو

نوزائیدہ کشمیری پنڈت سنگمرش سستی جموں کے کنوینئر کی جانب سے صدر سبھا پنڈت جگن ناتھ بٹ کو ایک نوٹس نما چٹھی موصول ہو گئی۔ جس میں ایک نرا امن ایجنسیشن کا ذکر کیا گیا تھا۔ اگر کشمیری پنڈت سبھا حسب وعدہ و حسب پروگرام آئین پاس کرنے اور نیا چٹاؤ کرنے میں فوری طور پر کارروائی نہ کرینگے۔ نیز اگر حالات اسی طرح خراب رہنے دئے گئے تو قانون کی وساطت سے کارروائی مضابطہ

عمل میں لائی جائے گی۔

چنانچہ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۸۱ء کو ایک غیر معمولی
بیٹھک بلائی گئی۔ جس میں پورے چار گھنٹے متعدد دباؤوں
پر بحث کی گئی اور کچھ اہم فیصلہ جات کئے گئے۔

۱۷ اپریل کی غیر معمولی بیٹھک میں صدر بیٹھک پنڈت
اصل بات جن نامہ بٹ نے نئی سربراہی کے بارے میں اپنی بے اقتنائی

پر ماق مانگنے کا حکم دیا۔ چنانچہ شری بھری ناتھ بھان سے اتفاق ہو کر اپنی اور دیگر
سربراہ کی جانب سے اس سے سمذرت چاہی جسکو تاہیوں کی گونج میں قبول
فرمایا گیا۔ پنڈت نیلہ کنھہ کول نے بھی کہا اس وقت دوسرے سربراہ کی طرح ذہن
ٹوٹے پر اپنے خدشات کا اظہار کیا۔ پنڈت کاشی ناتھ کول نے کہا کہ ستر
پسندوں نے ایک ماہ سے ڈرامہ رچائے رکھا۔ برادری گھٹناک اب بھی موجود
ہیں۔ نام نہاد کمیشن کی پیش نام نہاد ایڈہاک کمیٹی اور نام نہاد پرہیزگار کمیٹی
اسی لئے وجود میں آئی کہ ان کے ذریعے سرکار بھی سبھا کے مسائل
میں دخل انداز ہو رہی دیکھنے میں آئی ہے۔ نام نہاد پرہیزگار کمیٹی ایک
ڈھونگ ہے ایک فریب ہے اور سبھا کی اگر کچھ املاک بنی ہوئی ہیں وہ
صرف پنڈت بھگن ناتھ بٹ کی ذاتی کوششوں کا ہی نتیجہ ہیں۔

پنڈت نیلہ کنھہ کول نے نام نہاد پرہیزگار کمیٹی کو رد کیا۔
اور سنگم شری کو غرض و غایت بتا دی۔ آپن کو لاگو کر دینے کیلئے
جس قدر سبھی تجاویز تراسیم اور سفارشیں موصول ہوئی تھیں کی چھان
بین کے لئے ایک سلیکٹ کمیٹی بنائی گئی۔

احساس شہر مندرگی

۲۱ اپریل کو شہری آؤپ کول نے بلا مشروط مقدمہ واپس لے لئے۔ بارہ میں دستاویز تحریری اور گواہوں کے طور پر سر و شہری اچھا بھلا نیا کثرت کول، اذکار کرشن مرزا، کرن والی اور سنیل جی نے دستخط کئے۔ یہاں سے شہری سیتل جی اور اسکے ساتھیوں نے سمجھا اور یہ ادوی کے حق میں قدمات کر کے متروک کئے جو قابل تہمین رہے۔

۲۳ اپریل کی بیٹنگ میں صدر بیٹنگ نے ایک اہم فیصلہ سنایا۔ ہم کسی بھی صورت میں چناؤ کر کے ہی آئین کو منظور کروا کی سہیل کریں گے۔ شہر ایک مخالفین کیس واپس لیں یا اس کیس کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔

۲۵ اپریل ۱۹۸۱ء کو شہری آؤپ کول اور مقدمہ کی واپسی چاند کرشن نے تحریری بیان و تیر عدالت سے سبھا کے خلاف کیا تو مقدمہ واپس لے لیا۔ لیکن سبھا کو کافی مالی خسارہ سے دوچار کرنے کے بعد

۲۶ اپریل کی بیٹنگ میں چناؤ کے متعلق فیصلہ سننے کا استقبال ریٹرننگ آفیسر کا تقرر اور سبھا کے آئینہ کے رول کے بارہ میں فیصلہ جات کئے گئے اور طے پایا کہ سالانہ رپورٹ شائع شدہ صورت میں جاری کر دی جائے گی جس میں کسی بات کو پوشیدہ نہ رکھا جائے گا اور جو بیسی برصداقت ہوگی۔

خاتم شد